تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سے واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلاضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کے فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین۔ ان حضرات کے افہام و قطع اعتراض و کلام کے لیے ہم اُن مضامین سے پہلے تمہید ذیل پیش کرتے ہین۔

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سے قطع تعلق کرنے سے نہین ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و اتقیاد اور ارکان سلطنت سے رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے۔ یہ دو نو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے۔ و معہذا ہمارا مضمون "دنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو دیگا۔

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور معصر اقوام سے بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلے بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھے) بھی سخت موانع پیش آئے اور ابتک موجود ہین۔

عام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبھالا۔ اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا۔ مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجاے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا۔

اس گروہ کی علما مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

متوجہ رہا۔ اور انکی وعظون اور مناظرون کو صرف مذہبی مسائل کی تعلیم و ترویج کا خیال اس خیال کی نسبت کیسا ہی پیدا ہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہین سکتا۔ اور سلطنت وقت کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اعلی سبب ہین اسی بیخیالی مین وہ اپنی مسجدون مین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہوکر یا حی یا قیوم پڑہتے رہے اور کسی نے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا کیا اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو ہی کے اسلامی بھائی تھے مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا فروعی مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین ... رہے تھے) بعض اعیان ملک و ارکان سلطنت کو یہ سمجھایا کہ یہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف اظہار بیان کرتے ہین۔ اور اپنے دلون مین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے حقمین بددعا کرتے ہین وعلی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب سمجھا گیا اور تمام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ وبنا بر علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکی قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بھائیون کی (جو صرف بعض فروعات مین انکی مخالف تھی) ہاتھون بہی وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتون مین گئے تو وہان بہی اسی اتہام بیجا کے سبب بلا تقصیر ایسی آئی۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہوگیا۔

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو بہت تعجب انگیز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ "اہل حدیث" ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتون کے زیر سایہ رہنے کی بھی بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو جو اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو)

* اسکی تصدیق گورنمنٹ کو اہلحدیث کی اس درخواست سے ہو سکتی ہے جو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین شائع ہوئی ہے اور وہ بواسطہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و پنجاب حضور وائسرائے لارڈ ڈفرن کے حضور مین پیش ہو چکی ہے (دیکھو یادداشت دفتر گورنمنٹ مغربی شمالی واودہ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ ...)

پوری آزادی حاصل نہین ہی۔ باینہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو تو بکمال تعجب کا محل ہی اور ان
ابیات کا مصداق ۔ ؎ در دہر چو من یکی و آنہم کافر ۔ الخ ۔ ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز ۔ الخ ۔
اور اسکا بد فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و بکمال افسوس کا محل ہی
اس خیال سے اُسنے اپنی خواب غفلت مین سونیوالی قوم کو جگایا ۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا ۔ اور اُدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکسان کھلا ہی) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا ۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا ۔ اور اسباب مین متعدد مضامین اشاعۃ السنہ مین درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
مین عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے ۔ انہی مضامین کے سلسلہ مین بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہین جو نمبر ۲ وغیرہ مین اب درج رسالہ ہوئی ہین اب ناظرین انصاف سے کہین کہ یہ مضامین
بلا ضرورت و خالی از فایدہ ہین یا انکا فایدہ و ضرورت صرف مذہبی مسائل کی اشاعت کی ضرورت سے بڑھکر
اس تمہید کو پڑھکر امید ہی ہماری اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کے اکابر و رہبر اس ضرورت کا بڑھکر ہونا
تسلیم کرینگے ۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنہ کی تقلید اختیار کرکے جابجا اسی قسم کی کاروائیان شروع کردینگے ۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس مین اور مصنفین اپنی کتب و رسایل مین اس قسم کے مضامین شائع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے مین سرگرمی کی کوشش
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹون اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کرکے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرین گے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہون گے اور قومی ترقی کو حاصل کر سکینگے
ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے قوم کی مذہبی اور عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کردیا جسکا نتیجہ کیا عمدہ ظاہر ہوا جو ناظرین
ملاحظہ نمبر ۲ سے معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہین کر سکتا یہ انہی لوگونکا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہین وہ بھی ہمارا یہ مطلب نہین کہ اب اسطرف متوجہ ہون مدرسین درس و تدریس یا مذہبی مناظرات و مباحثات اپنی اوقات و تصانیف کو

... کے اور گورنمنٹ کو مراسلت گورنمنٹ [illegible]